جلد ۲۶ مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۵۷ھ یوم جمعہ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء نمبر ۲۲۰

دعا کا فطری جذبہ تمام انسانوں میں پایا جاتا ہے

اپنے خالق ومالک کے حضور سر نیاز خم کرکے اپنی تکالیف اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے التجا کرنے اپنی روحانی اور جسمانی ترقیات کے لئے درخواست کرنے اور ہر قسم کی ٹھوکر سے محفوظ رہنے کی خواہش کا اظہار انتہائی ادب واحترام اور انتہائی سوز وگداز کے ساتھ کرنے کا نام دعا ہے۔ اور یہی وہ کڑی ہے۔ جو بندہ کو اپنے خالق سے وابستہ کرتی۔ اور اس کے بیکراں انعامات اکرام کا وارث بناتی ہے۔

دعا اگرچہ ہر مذہب میں کسی نہ کسی رنگ میں نظر آتی ہے۔ لیکن اسلام میں اس کو جس قدر اہمیت دی گئی ہے اور جس زور کے ساتھ اس کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ اس کی مثال کسی اور مذہب میں قطعاً نہیں پائی جاتی۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے بار بار اپنے بندوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ کہ مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں دونگا۔ مجھے پکارو میں تمہاری سنونگا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقوال اور افعال سے دعا کرنے کے طریق۔ دعا کے ضروری شرائط۔ اور قبولیت دعا کے عظیم الشان ثبوت پیش کرکے ثابت فرما دیا ہے۔ کہ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو زندگی کے مقصد تک پہنچاتی حقیقی عبد بناتی۔ اور اطمینان قلب عطا کرتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ مادیت کے سیلاب نے روحانیت پر غلبہ پا رکھا تھا۔ شیطنت اس قدر بڑھ چکی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ہی انکار کیا جا رہا تھا۔ جہالت اور نادانی کا اتنا زور ہو چکا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کو ماننے اور دعا کے قائل ہونے کا ادعا کرنے والے بھی دعا کی حقیقت سے ناواقف ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از سر نو اس کی طرف توجہ دلائی۔ اور ایسے مؤثر اور دلنشین پیرایہ میں اس کا ذکر فرمایا کہ اس سے بڑھ کر ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

”چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ وہ دنیا کا ہو۔ خواہ دین کا۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے۔ کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو۔ کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت ہو گے۔ جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت۔ ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں۔ اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ مونہہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔“ (کشتی نوح صفحہ ۲۱)

خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی دعا کس طرح قبول کرتا ہے۔ اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”دعا کی ماہیت یہ ہے۔ کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچکر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے۔ اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے۔ کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے۔ اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔“

(برکات الدعا صفحہ ۹)

دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصریحات میں سے صرف حوالے بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ نے دعا پر کس قدر زور دیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں سب سے زیادہ دعا کی قبولیت پر اعتقاد رکھنے والی۔ اور دعائیں کرنے والی جماعت ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے قبولیت دعا کے عظیم الشان نشان بھی دکھاتا رہتا ہے؛

یورپ اگرچہ اپنی مادی ترقیات کے گھمنڈ میں خدا تعالیٰ کو بھول چکا ہے۔ اور مذہب کو بالائے طاق رکھ چکا ہے۔ تاہم مشکلات اور مصائب کی گھڑیاں اسے بھی خدا تعالیٰ کے آستانہ پر لا جھکاتی ہے۔ چنانچہ تازہ خبر ہے۔ کہ حال میں جب جنگ شروع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہوا۔ تو لنڈن کا عظیم الشان گرجا ویسٹ منسٹر ایبے متواتر تین دن اس لئے کھلا رکھا گیا کہ اس میں جنگ کی مصیبت سے بچنے کے لئے دعا کی جائے اور اس دعا میں شریک ہونے کے لئے بے شمار لوگ جوق در جوق آتے رہے حتیٰ کہ وزیر اعظم کی بیوی ڈاؤننگ سٹریٹ سے پیدل چل کر وہاں گئیں۔ اور دعا میں شریک ہوئیں؛

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنا فطرت کا ایک تقاضا ہے۔ جو مشکلات اور مصائب کے وقت غافل سے غافل لوگوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کو صحیح راہ پر چلانے اور اس کو مفید نتیجہ خیز بنانے کے لئے صرف اسلام نے ہی ہدایات دی ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں احمدیت میں دعا کے ثمرات حاصل ہو سکتے ہیں؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ستمبر۔ ساڑھے آٹھ بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سر درد اور حرارت کی تکلیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں امید ہے کہ حضور بروز جمعہ واپس تشریف لائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے گلے کا اپریشن کرایا گیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور درد شکم کے باعث ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں۔

آج جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ایک موقع میں تشریف لے گئے۔

آج صبح مقامی نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز افسر جیش کی معیت میں اپنی ٹریننگ اور کیمپنگ کے لئے دریائے بیاس پر گئے؛

درخواستہائے دعا

محمد یونس صاحب بریلی کے بڑے بھائی محمد طاہر صاحب عرصہ چار ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ نیز ان کا بھتیجا محمد ارشد تپ محرقہ سے علیل ہے۔ نیز محمد حسین صاحب فٹر کراچی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

فوجی بھرتی کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ احمدیہ کمپنی 11/15 پنجاب رجمنٹ ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی قادیان میں یکم اکتوبر کو ہوگی۔ ایسے احمدی نوجوان جو اخبار میں شائع شدہ بھرتی کے معیار پر پورے اترتے ہوں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور یکم اکتوبر کو بارہ بجے دن تک قادیان پہونچ جائیں۔

ضلع گجرات کی جماعتوں کے عہدہ دار بھرتی ہونے والے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بحکم حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے معائنہ کے لئے مندرجہ ذیل مقامات پر پیش کریں۔

۲۷ ستمبر کو کھاریاں صبح دس بجے سے بارہ بجے تک

احاطہ کچہری گجرات میں ۲۸ و ۲۹ ستمبر

ضلع ہوشیار پور کی جماعتوں میں بھرتی کے لئے گیانی محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ دورہ پر جا چکے ہیں۔ جملہ عہدہ داران ان سے تعاون فرمائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ احمدی نوجوان مہیا کرنے میں ان کی مدد کریں۔ خاکسار۔ مرزا شریف احمد

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک تبلیغی جلسہ

۱۸ ستمبر کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کے زیر اہتمام شام کے پانچ بجے بصدارت ملک سلطان احمد خان صاحب آف فتح خان کمپنی باغ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے فضیلت قرآن مجید پر عالمانہ تقریر کی۔ اور ثابت کیا کہ قرآن کریم ہی مکمل الہامی کتاب ہے۔ اور صرف اسی کی تعلیم اس وقت عالمگیر کہلانے کی مستحق ہے۔ تقریر نہایت خاموشی سے سنی گئی جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی تشریف لائے۔ خاکسار فتح محمد از راولپنڈی

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ میں تبدیلی

نظارت ہذا متعدد بار اعلان کر چکی تھی۔ کہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق امتحان کی تاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء بروز اتوار ہوگی۔ لیکن اب نظارت دعوۃ و تبلیغ نے چونکہ اس تاریخ کو یوم تبلیغ مقرر کر دیا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا اعلان کرتی ہے۔ کہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی بجائے ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو ہوگا۔ امیدواران مطلع رہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس افریقہ کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب و خاسر رکھے؛

"بھائی جی"

قادیان کے چھوٹے سے گاؤں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد۔ جب سعید روحوں کا اجتماع ہونے لگا۔ تو وہ اپنے آپ کو اس چھوٹی سی نئی برادری میں منسلک دیکھ کر بچھڑے ہوئے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے ملا کرتے۔ چودھویں کے چاند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے اپنے اندر ہر وقت انتہائی جذبہ محسوس کیا کرتے۔ اور اس انتظار میں رہتے۔ کہ نماز کی اذان ہو۔ اور حضرت اقدس کی زیارت کا موقعہ ملے۔

قادیان سے باہر جہاں جہاں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہوتے۔ دشمنانِ حق کے ہاتھوں خطرناک مصائب کا شکار ہوتے۔ اور احمدی آپس میں بھائیوں کی طرح مل کر رہتے۔ ایک احمدی کے لئے دوسرے احمدی کے پاس بیٹھنا باعثِ مسرت راحت اور تسکین ہوتا۔ کیا امیر۔ اور کیا غریب ایک دوسرے کو بھائی تصور کیا کرتے۔ اور ایک احمدی کو دوسرے احمدی سے بے انتہا محبت اور اخوت کی خوشبو آتی۔ فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ کا نظارہ تھا۔ "چودھری صاحب" "خان صاحب" "مرزا صاحب"۔ "ملک صاحب" کے القاب کہیں سننے میں نہیں آتے تھے۔ بلکہ ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہوئے مونہہ سے بے اختیار "بھائی جی" کے پیارے اور رسیلے الفاظ نکلا کرتے۔ اور عجیب کیفیت پیدا کرتے تھے۔

مسجد میں بیٹھے ہوئے۔ گلی کوچہ میں آتے جاتے کسی مجلس میں شامل ہوتے۔ جب کبھی ایک احمدی دوسرے کو مخاطب کرتا۔ تو بے اختیار اس کے مونہہ سے "بھائی جی" کے پیارے الفاظ نکلا کرتے تھے۔

ان الفاظ میں کتنی مٹھاس ہے کتنی محبت ہے۔ خودی اور انانیت سے یہ الفاظ کیسے مبرّا ہیں۔ ان میں کس قدر جذبۂ الفت و پیار پایا جاتا ہے۔ ایک شخص کو دوسرے کی شخصیت سے وابستہ کرنے کے لئے کتنی مضبوط کڑی ہے۔ ایک دل کو دوسرے دل سے ملانے کے لئے ان کے اندر کس قدر مقناطیسی اثر ہے ایک روحانی سلسلہ میں داخل ہونے والوں کے لئے ان الفاظ سے بڑھ کر کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں۔

یہ الفاظ اس زمانہ میں زخم پر مرہم کا کام دیا کرتے تھے۔ جبکہ ہمارے چاروں طرف مخالفت کی آگ کے خطرناک شعلے بھڑکتے تھے۔ ہمسائے تنگ کرتے تھے۔ بازاروں میں گزرتے ہوئے لوگ آوازے کسا کرتے تھے۔ مسجدوں میں نماز ادا کرتے وقت احمدی پیٹے جایا کرتے تھے۔ کنوؤں سے پانی لینا بند کر دیا جاتا تھا۔ دوکاندار سودا نہیں دیا کرتے تھے۔ قبرستانوں میں مُردے دفن نہیں ہونے دیتے تھے۔ اخبارات میں اور بڑے بڑے جلسوں میں گالی گلوچ کا بازار گرم رہتا تھا۔ ملازمت میں بعض افسر عرصۂ حیات تنگ رکھتے تھے۔

ان حالات میں غریب اور بے کس احمدی رات دن خود بھی دعاؤں میں مصروف رہتے۔ اور اپنے پیارے امام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے دکھ درد کے قصے سنایا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میٹھے میٹھے الفاظ ان کے زخمی دلوں پر مرہم کا کام دیا کرتے تھے۔

ان ایام میں جب ہم ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے۔ تو "بھائی جی" کے الفاظ استعمال کیا کرتے تھے۔ یہی الفاظ تھے۔ جو ہر ایک احمدی کے دل میں اس کے اپنے لئے ہی درد نہیں بھر دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہ دعا کرتے وقت اپنے دیگر بھائیوں کو بھی کبھی فراموش نہیں کرتے تھے مگر اب یہ الفاظ شاذ و نادر ہی سننے میں آتے ہیں۔ حالانکہ مشکلات اور تکالیف میں کمی نہیں۔ بلکہ کئی رنگوں میں زیادتی ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں جماعت احمدیہ پر وہ مصائب آئے ہیں۔ جن کا اندازہ پہلے کبھی خواب میں بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ فتنۂ احرار۔ فتنۂ ارتداد و منافقین نے ہماری جماعت کو انقلاب سیاسیات کے ساتھ مل کر چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور محض خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں جماعت نے ایک لحاظ سے نیا جنم لیا ہے۔ اور ابھی تک مخالفت کے بادل منڈلا رہے ہیں اندرونی اور بیرونی دشمن اگرچہ شدیت ایزدی کے ماتحت جکنا چور ہو چکے ہیں۔ مگر ایک زہریلے سانپ کی طرح پھنکار رہا ہے۔

ہم کئی بار خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے کے لئے مسجدوں میں اکٹھے ہوئے۔ اپنے امام کی معیت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کئی بار زار زار روئے۔ اور نصر اللہ کے لئے چلائے۔ کئی قسم کی قربانیاں بھی دیں۔ تدابیر کے مقابل بہت سی تدابیر بھی اختیار کیں۔ ہماری رگوں میں خون نے جوش بھی مارا۔ دل و دماغ میں سوزش بھی پیدا ہوئی۔ دل و جگر ٹکڑے ٹکڑے بھی ہوئے۔ آنکھوں نے آنسوؤں کی بارش بھی برسائی۔ مگر زبان پر وہ الفاظ نہ آئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دوسرے کو کیف و سرور سے بھر دیا کرتے تھے۔ اور ہم نے اس سپرٹ میں ایک دوسرے کو "بھائی جی" کہہ کر نہ پکارا۔

بے شک ہماری جمعیت پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ہمارے ذرائع حفاظت پہلے کی نسبت بہت مضبوط ہیں۔ ہمارا امام اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص قدرت اور عزم کا مالک ہے۔ بڑی سے بڑی مشکلات پر غالب آنے والا ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فضل عمر رکھا ہے۔ اس لئے وہ دشمنوں کی افواج کا مقابلہ کرنے سے نہیں گھبراتا۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر اسی اولوالعزم امام کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ جماعت کے تمام افراد کو بھائی بھائی بن کر رہنا چاہیئے۔ اور عزیز سے عزیز رشتہ داروں سے بڑھ کر محبت اور الفت کرنی چاہیئے۔

میرے نزدیک جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی ایک جھلک سی دیکھی ہے۔ "بھائی جی" کے الفاظ جذباتِ محبت اور الفت کو ابھارنے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی۔ اور خیر خواہی کرنے اور ہر احمدی کی تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کرنے میں بہت مدد دینے والے ہیں۔ میرے کان چاہتے ہیں۔ کہ یہ الفاظ سُن کر وہ سرور حاصل کروں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ میں حاصل ہوا کرتا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ میری طرح اور بیسیوں احباب ہوں گے۔ جو اس بات کے مشتاق ہونگے۔

پس میری یہ مخلصانہ درخواست ہے۔ کہ "بھائی جی" کے پیارے الفاظ کے استعمال کو بکثرت سے رواج دیا جائے۔ اور اس لقب کو تمام دوسرے القاب سے قیمتی سمجھا جائے۔

خاکسار محمد مبارک اسمٰعیل۔ بی اے۔ بی۔ ٹی۔

صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے

۴- زندہ زبان میں محفوظ معجزانہ اور بے مثال کتاب

عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اسکی شریعت ایسی زبان میں ہو جو زندہ اور رائج ہو۔ پھر وہ شریعت اور قانون انسانی دست برد سے محفوظ ہو۔ خود خدا تعالےٰ اسکی حفاظت کا وعدہ فرمائے۔ اور اُسے محفوظ رکھے۔ اور وہ قانون بے نظیر و بے مثال ہو۔ ہر عقلمند انسان اس سے اتفاق کریگا۔ کہ عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جس کی کتاب اس شان اور اس حیثیت کی ہو۔

امر واقع یہ ہے کہ ویدوں کی زبان زندہ اور دنیا میں رائج زبان نہیں۔ تورات کی زبان مردہ ہے۔ اگرچہ بعض یہود اس میں جان ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر تاہم وہ رائج اور حقیقی معنوں میں زندہ نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ اناجیل قانون و شریعت نہیں۔ پھر ان کی زبان کا مسئلہ بھی ہنوز زیر بحث ہے۔ ہاں قرآن مجید فصیح عربی زبان میں ہے۔ اور عربی زبان زندہ اور رائج زبان ہے۔ بلکہ اب تو قرآن پاک کے طفیل اس زبان کو وہ وسعت اور ترقی حاصل ہو گئی ہے۔ کہ اس کا رہتی دنیا تک زندہ رہنا قطعی اور یقینی ہے۔

محفوظیت کے لحاظ سے بھی قرآن مجید یکتا ہے۔ ویدوں کی تعداد مشتبہ اس کے بعض حصے محرف۔ مختلف مطابع کے مختلف اور کم و بیش منتروں والے وید موجود ہیں۔ ویدوں کا کوئی حافظ نہیں۔ نہ ہی ایشور کا وعدہ تھا کہ میں انکی حفاظت کروں گا۔ اور نہ ہی وید محفوظ رہے ہیں۔ تورات و انجیل میں انسانی دست برد تو ضرب المثل بن چکی ہے۔ خدا تعالےٰ نے ان کتابوں کے محفوظ رکھنے کا وعدہ نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی یہ محفوظ ہیں۔ بلکہ مختلف زمانوں میں افراد اور جماعتیں ان میں تحریف کرتی رہی ہیں۔ اور آج بھی بائبل کا ہر ایڈیشن تحریف کا کچھ نہ کچھ نمونہ ضرور پیش کرتا رہتا ہے۔ آیات بھی غائب کر دی جاتی ہیں۔ یا ان کے مطالب کو تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح تورات انجیل وید وغیرہ نے اپنے بے مثال ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا اور نہ ہی مخالفین کو چیلنج کیا ہے۔ کہ ان کی مانند کتاب نہیں بنائی جا سکتی۔ یہ سب کچھ اس لئے ہؤا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں یہ کتب ہمیشہ کے لئے اور سارے انسانوں کے لئے نہ تھیں ؛

قرآن مجید جو عالمگیر قانون ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ چنانچہ آج تک قرآن پاک ہر قسم کی انسانی دست برد سے محفوظ ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالےٰ نے ہزاروں لاکھوں انسانوں کو اس کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا ہے صدیوں کے بعد صدیاں گزرتی جائیں گی۔ مگر قرآن مجید ہمیشہ کے لئے محفوظ کتاب ہے۔ اس بے عدیل حفاظت قرآن کا اعتراف دشمنان اسلام بھی کر رہے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے تمام مخالفین کو چیلنج کیا کہ تم سب مل کر بھی قرآن کی مانند کتاب نہیں بنا سکتے۔ فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا۔ اے رسول اعلان کر دو۔ کہ اگر سب چھوٹے بڑے انسان مل کر بھی اس قرآن کی شکل بنانا چاہیں تو ہرگز نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ یہ خدا کا کامل ترین قانون ہے۔ فصاحت و بلاغت جامعیت روحانی تعلیم کے بیان کرنے اور تمدنی مشکلات کے حل کرنے میں بے مثال کتاب ہے۔ انسان اس کے مقابلہ میں ایک سورت بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک دشمنان حق قرآن کی شکل بنانے سے عاجز ہیں۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ عاجز رہیں گے پس قرآن مجید کا زندہ زبان میں ہونا محفوظ شریعت ہونا۔ معجزنما اور بے مثال کتاب ہونا اس بات کا درخشندہ ثبوت ہے۔ کہ یہ کتاب اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور سارے انسانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اور مذہب اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے ؛

(۵) اخلاقی۔ تمدنی اور سیاسی احکام کا مکمل مجموعہ

پھر عالمگیر مذہب وہ ہو سکتا ہے جسکی پیشکردہ شریعت ہر پہلو سے مکمل ہو۔ انسان کی ہر روحانی ضرورت کا علاج اس میں موجود ہو اور جملہ روحانی اخلاقی۔ تمدنی اور سیاسی حالات میں وہ مکمل راہنمائی کرتی ہو۔ ویدوں کو ہر پہلو سے مکمل شریعت ہونیکا دعوےٰ نہیں۔ اور نہ وہ فی الواقعہ مکمل ہیں۔ تورات تو خود کہتی ہے کہ (۱) "میں انکے لئے انکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا وہ سب ان سے کہیگا" (استثنا ۱۸/۱۸)

(۲) "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے دہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت انکے لئے تھی۔" (استثناء ۳۳/۲)

اگر تورات عالمگیر شریعت ہوتی۔ تو آئندہ آنے والی شریعت اور کتاب کی یوں انتظار نہ کراتی انجیل میں بھی لکھا ہے حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنے سچائی کا روح آئیگا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ جو کچھ سنیگا وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔" (یوحنا ۱۶/۱۲-۱۳) مگر قرآن مجید اپنے بعد کسی نئی شریعت کے آنے کا وعدہ نہیں دیتا۔ بلکہ فرماتا ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کہ شریعت کامل ہو گئی۔ اور دین مکمل ہو گیا۔ گویا قرآن مجید کو دعوےٰ ہے کہ میں ہر پہلو سے مکمل شریعت ہوں۔ اور تا قیامت میں ہی نسل آدم کے لئے دستور حیات ہوں ؛

اس دعوےٰ کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ فی الواقع قرآن مجید کی تعلیم انسانی ضرورتوں کو پوری کر رہی ہے۔ روحانی۔ اخلاقی اور تمدنی و سیاسی ہر مشکل کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔ انسانوں کی ہر حالت میں قرآنی احکام موجود ہیں۔ اپنی تعلیمات کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ کہ یہ بہترین تعلیمات ہیں اور ہمیشہ قائم رہیں گی۔ اگر ان تمام تعلیم کو اس جگہ ذکر کیا جائے۔ تو ایک مبسوط کتاب بن جائے۔ مختصر یہ ہے کہ انسانی اخلاق عفت، سخاوت، شجاعت، امانت، عدل و انصاف رحم، ہمدردی۔ احسان، عفو اور انتقام وغیرہ کے متعلق مفصل احکام قرآن مجید میں موجود ہیں۔ تمدنی احکام۔ نکاح۔ طلاق۔ خلع۔ عدت تجارت۔ لین دین عورتوں کے حقوق رشتہ داروں کے حقوق۔ خاوند کے حقوق۔ تربیت اولاد ہمسایہ کے متعلق۔ قرضہ و سود کے متعلق مفصل قوانین قرآن پاک میں پائے جاتے ہیں۔ سیاسی معاملات۔ جمہوری حکومت۔ نمائندگان کا انتخاب۔ معاہدات۔ بادشاہ اور رعیت کے تعلقات۔ دیگر حکومتوں سے تعلقات۔ محکمہ انصاف کے قواعد۔ گواہی کے اصول صلح اور جنگ کے شرائط۔ امن عامہ کے قیام کے اصول سیاست اور مذہب۔ غرض جملہ ضروریات کے متعلق مکمل ہدایات موجود ہیں۔ مساکین سائلین یتامیٰ۔ بیواؤں۔ مسافروں۔ قیدیوں اور دیگر محتاجوں کی خبرگیری اور انکے حقوق کا مکمل تذکرہ اس آسمانی صحیفہ میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں روح کی ترقیات۔ روح کے وصال الہیٰ۔ اس وصال کے ذرائع و اسباب کے متعلق بے نظیر رہنمائی قرآن پاک میں پائی جاتی ہے۔ ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔ اور نہایت گہری تحقیق اور کامل تدقیق کے بعد یہ دعوےٰ ہے۔ کہ انسانی ضروریات تمدنی ہوں یا سیاسی، اخلاقی ہوں یا روحانی ان سب کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔ ہم نے بارہا آریوں اور عیسائیوں کے چوٹی کے ...

مسلمانوں کے عقائد باطلہ تبلیغ اسلام میں روک ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیاء اور اشاعت کے لئے ایسے وقت میں مبعوث فرمایا۔ جبکہ اسلام دنیا سے مٹ چکا تھا۔ اور مسلمان کہلانے والے برائے نام مسلمان تھے۔ ان میں حقیقی روح اسلام کی نہ رہی تھی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی غرض خود یہ بیان فرمائی۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اسلام کے علاوہ کوئی نئی بات پیش کرتی ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ علماء نے چونکہ اسلام کی اصل شکل کو بگاڑ دیا ہے۔ اس لئے جو کوئی بات اپنے اصلی رنگ میں پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ شور مچا دیتے ہیں۔ کہ یہ اسلام کے خلاف ہے۔ حالانکہ وہ اسلام کے عین مطابق ہوتی ہے۔ اصل اسلام کی مخالفت اور خلاف اسلام امور کو اسلام کی طرف منسوب کرنے والے لوگ نہ صرف خود حقیقت اسلام سے بے بہرہ ہیں۔ بلکہ اشاعت اور تبلیغ اسلام میں بھی بہت بڑی روک بنے ہوئے ہیں۔ ان کی عملی حالت تو جس قدر خلاف اسلام ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے عقائد بھی اسلام کو دوسروں کی نظروں میں گرانے والے ہیں۔

مثلاً ان کا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں بہت سی ایسی آیات ہیں۔ جو اب قابل عمل نہیں۔ اور وہ منسوخ ہیں۔ چنانچہ گیارہ سو سے لے کر کم سے کم پانچ آیات تک قرآن کریم کی آیات منسوخ مانتے تھے۔ ایسی صورت میں جب ہم کسی غیر مسلم سے یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی صداقت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ باقی آسمانی کتابوں میں تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ مگر قرآن مجید کی تعلیم قیامت تک قائم ہے۔ ایک شوشہ بھی اس کا کم نہیں ہوا۔ اور نہ قیامت تک ہوگا۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ تو وہ کہتے ہیں ہم تمہاری بات کس طرح مانیں جبکہ عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کریم کی کئی آیات منسوخ ہیں۔ اور چونکہ یقینی طور پر کسی کو معلوم نہیں کہ کونسی آیات منسوخ ہیں۔ اس لئے قرآن کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہو سکتا ممکن ہے جو آیت تم صداقت کے طور پر پیش کرتے ہو۔ وہ منسوخ ہو چکی ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کی پُرزور تردید کی۔ اور ثابت کیا کہ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ اور اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔

پھر عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ ازمنہ ماضیہ میں انبیاء صرف بنی اسرائیل میں ہی آتے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آیت قرآنیہ وان من امة الاخلا فیھا نذیر کے ماتحت اعلان کیا کہ حضرت رام۔ حضرت کرشن حضرت زرتشت حضرت کنفیوشش وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔ تو آپ پر یہ کہکر کہ کافروں کو نبی قرار دیتا ہے۔ کفر کے فتوے لگائے۔ اس عقیدہ کی وجہ سے مسلمان غیر اقوام کو قابل نفرت قرار دیتے ہیں۔

پھر جہاد کا غلط مفہوم اختیار کر رکھا ہے۔ اور وہ یہ کہ تمام غیر مسلم واجب القتل ہیں۔ اور بغیر کسی قصور کے ان کا قتل کرنا ثواب کا موجب ہے۔ اسی وجہ سے ایک خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ اس طرح اسلام کی فضیلت دلائل سے نہیں۔ بلکہ جبر سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر غیر مسلم اس وجہ سے اسلام سے سخت نفرت کرنے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کے مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ اور اس بات کی تردید فرمائی۔ کہ اسلام میں قطعاً جبر جائز نہیں ہے۔

منجملہ ان غلط عقائد کے جو تبلیغ اسلام میں روک ہیں۔ ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ الہام کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا تو مسلمانوں میں عام غلطی تھی۔ کہ خدا اب کلام نہیں کرتا۔ یہ ایک بھاری غلطی ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دور کیا۔ اور بتایا۔ کہ خدا کی صفات میں تعطل نہیں ہو سکتا جس طرح پہلے بولتا تھا۔ اب بھی بولتا ہے۔ جس طرح پہلے پیدا کرتا تھا۔ اب بھی پیدا کرتا ہے۔ جس طرح پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے۔

اشاعت اسلام میں ایک بہت بڑی روک یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر چلے گئے ہیں۔ اب دوبارہ آکر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کرینگے عیسائی کہتے ہیں۔ دیکھو ہمارے یسوع کی برتری مسلمان بھی مانتے ہیں۔ اور اسی عقیدہ کو لے کر انہوں نے بہتوں کو عیسائی بنایا۔ کاش کہ مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے۔

اسی طرح ایک اور غلط عقیدہ مسلمانوں کا جس سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا یہ ہے۔ کہ انبیاء بھی گناہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ کسی پر بدنظری۔ کسی پر جھوٹ۔ کسی پر چوری کسی پر قتل کا الزام لگاتے ہیں کوئی نبی بھی تو ان کے ظلم سے نہیں بچا جس پر کوئی نہ کوئی الزام نہ لگایا ہو۔ مگر یہ کس قدر صریح ظلم ہے۔ کہ جو انسان لوگوں کی راہنمائی کے لئے آتے ہیں۔ وہ خود ہر قسم کے گناہ سے پاک نہ ہو۔ اور سب سے بڑی ظلم کی بات تو یہ ہے کہ ایک حدیث کا غلط مطلب لے کر مسلمان سمجھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں۔ مگر باقی سب انسانوں کو شیطان نے چھوا ہے۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی زمرہ میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر بتایا۔ کہ تمام انبیاء ہر قسم کے گناہوں سے پاک تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پاکوں کے سردار تھے

غرضکہ اس قسم کے بہت سے باطل عقائد مسلمانوں نے اختیار کر رکھے ہیں۔ جو غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے عقائد رکھنے والے مسلمان صرف لفظی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور محض زبانی طور پر اسلام کو سچا مذہب خیال کرتے ہیں۔ ورنہ اسلام کے پکے دشمن ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو سمجھنے کی طاقت دے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اصل اسلام کے پیرو بنائے۔

کرم الٰہی ظفر مجاہد تحریک جدید

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ سے الحاق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں۔
"میں اعلان کرتا ہوں کہ موجودہ حالات میں عارضی طور پر سال دو سال کیلئے قادیان کی مجلس خدام الاحمدیہ کی بیرونی جماعتوں کی مجالس خدام الاحمدیہ شاخیں ہونگی۔ اور ان کا فرض ہوگا کہ اس انجمن کے ساتھ اپنی انجمنوں کا الحاق کریں اور اس انجمن کو اپنے آپکو شاخ سمجھیں"
(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

بعض اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان اور بیرون ہند میں بعض مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ مگر انکی طرف سے خاکسار کو کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ایسی مجالس کے زعما کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ الحاق کیلئے فوراً خاکسار سے خط و

دلیل پور ضلع جہلم میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ کلر کہار تحصیل چکوال اور اہل سنت والجماعت کے مابین مناظرہ قرار پایا۔ مرکز کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب ارشد اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی پہنچ گئے۔ مناظرہ کے بعد مولوی صاحبان کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ چونکہ آپ اتفاق سے آتے ہوئے ہیں اس لئے ہمارے گاؤں دلیل پور بھی تشریف لے چلیں۔ چنانچہ فیصلہ ہوا۔ کہ ایک مبلغ ہمارے گاؤں چلیں اور دوسرے دوالمیال۔

ہمارے گاؤں کے لئے مولوی غلام احمد صاحب منتخب ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد مسجد میں ایک پیر صاحب کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی خاصی تبلیغ ہوئی۔ اثناء گفتگو میں پیر صاحب نے خود لاجواب ہوکر ایک اور مُلّا کو جو کہ اسی گاؤں کی دوسری مسجد کے امام ہیں بلوا بھیجا۔ انہوں نے نبوت کے متعلق بات چیت شروع کی۔ آخر نماز عصر کا وقت آگیا اور فیصلہ یہ ہوا کہ مناظرہ ہو۔ جس میں وفات حیات مسیح علیہ السلام پر بحث ہو۔ وقت اور موضوع مقرر ہوگیا۔ جب ہم عشاء کے بعد وقت مقررہ پر جلدی پہنچے تو ان کے ایک اور مبلغ آگئے۔ انہوں نے تقریر کی جس کا لب لباب یہ تھا کہ احمدی مبلغ کی تقریر نہ سنی جائے۔ اور نہ ہی ان کو موقعہ دیا جائے کہ وہ کسی موضوع پر تقریر کریں۔ اس کے بعد کہا۔ دوبارہ شرائط طے کرکے مناظرہ کرو۔ ہم نے منظور کرلیا۔ اور ہماری طرف سے تین مضمون پیش ہوئے۔

(۱) وفات حیات مسیح علیہ السلام (۲) اجرائے نبوت۔ (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مگر انہوں نے کہا کہ پہلے دو کو چھوڑ کر ہم آخری مضمون پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے کہا ترتیب سے چلو انہوں نے صاف انکار کردیا۔ آخر ہمارے مناظر نے کہا۔ کہ اچھا نبوت پر پہلے بحث کرلو۔ انہوں نے یہ بھی نہ مانا۔ ہماری طرف سے اتمام حجت کے لئے یہ بھی پیش ہوا۔ کہ بہت اچھا اسی تیسرے مضمون پر بحث کرتے ہیں۔ مگر تحریری۔ تاکہ یہ باتیں محفوظ رہیں۔ مگر وہ اپنی پہلی ضد پر قائم رہے اور انکار پر انکار کرتے گئے۔

ہم نے کہا اگر مناظرہ کرنا نہیں چاہتے تو ہستی باری تعالیٰ۔ اسلام کی فضیلت اور آنحضرت صلعم کی فضیلت پر بالمقابل تقریر ایک دوسرے کے بعد کرلیں۔ حق و باطل کھل جائے گا۔ مگر انہوں نے یہ بھی نہ مانا۔

خاکسار:۔ راجہ خان بہادر احمدی۔ موضع دلیل پور

بک ڈپو کے متعلق اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ملک فضل حسین صاحب سابق ٹھیکیدار بک ڈپو کا ٹھیکہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اس لئے ملک فضل حسین صاحب کے زمانہ میں جو لین دین بک ڈپو کا ہوا ہے یا جو رقوم انہوں نے گاہکوں سے بطور پیشگی وصول کی ہیں۔ ان کی ذمہ داری انہی پر ہے۔ اور نظارت تالیف و اشاعت اور صدر انجمن احمدیہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ اسی طرح اگر ان کو کسی سابقہ حساب میں کوئی رقم کسی کی طرف سے وصول ہوگی۔ تو وہ ملک فضل حسین صاحب کا حق ہوگا۔

ناظر تالیف و تصنیف

ابراہیمی برکات حاصل کرنے کا طریق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں "مستقبل کو مد نظر رکھتے ہوئے حقیقی مومن ہی قربانی کرتا ہے۔ اور وہی قربانی اللہ تعالےٰ کے حضور قبول ہوتی ہے کیونکہ وہ ایسے وقت میں قربانی کرتا ہے۔ جب لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ قربانی ضائع گئی۔ جب دنیا اس کی تکلیفوں پر ہنس رہی ہوتی ہے۔ جب دنیا قربانیوں کو رائیگاں تصور کر رہی ہوتی ہے۔ جب دنیا اسے پاگل اور مجنون کہہ رہی ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے ذکر کو بلند کرنے اور اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے رات دن جانی اور مالی قربانیاں کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ نہ اپنے آرام کی پرواہ کرتا ہے۔ نہ آسائش کی بلکہ خدا کی راہ میں وہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کی قربانی اللہ تعالےٰ قبول کرتا ہے۔ لیکن بعد میں انعامات میں حصہ لینے کے لئے تو منافقوں کا گروہ بھی آجاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ انہیں بھی کہتا ہے۔ کہ تم بھی کچھ لے لو جیسے مرنے والا جب مرجاتا ہے۔ اور اس کا ترکہ تقسیم ہونے لگتا ہے تو ایسی حالت میں اگر کوئی سائل آجائے۔ تو اسے بھی کچھ دے دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جب دنیوی برکات آتی ہیں تو خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ ان منافقوں کو بھی کچھ دے دو۔ مگر ابراہیمی برکات کے وہ وارث نہیں ہوسکتے۔ وہ برکات انہیں کو ملتی ہیں۔ جو قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ بڑھتے چلے جاتے ہیں"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے مطابق اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے جن احباب نے اپنا مال قربان کرنے کا عہد کیا ہے ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اب اس عہد کے پورا کرنے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھ کر عملاً اپنا مال راہ خدا میں قربان کرکے اللہ تعالےٰ کی رضاء حاصل کرو۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

انتخاب امیدواران برائے درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ ۱۹۳۹ء

درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ کے لئے امیدواروں کے انتخاب کے واسطے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کمیشن مقرر فرمادیا ہے۔ جس کے ممبر قاضی محمد اسلم صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور۔ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان۔ اور پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان نامزد کئے گئے ہیں۔ انتخاب کی تاریخ ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وقت مقررہ پر کمیشن کے سامنے پیش ہوں۔ جن امیدواروں نے ابھی تک درخواست نہیں دی۔ وہ بھی داخلہ کے لئے اپنی درخواست پرنسپل صاحب کو جلد بھجوادیں۔ نیز ممبر صاحبان بھی مطلع رہیں۔ انتخاب حسب دستور مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں ہوگا۔

ناظر تعلیم و تربیت

مجالس خدام الاحمدیہ سندھ کو اطلاع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سندھ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ سندھ کی جملہ مجالس کی تنظیم اور کام کے لئے سکرٹری خدام الاحمدیہ صوبہ سندھ کی خدمات خاکسار کے سپرد کی گئی ہیں۔ لہٰذا جملہ سکرٹریان خدام الاحمدیہ صوبہ سندھ اپنی اپنی ماہوار رپورٹیں اور مشورے اور دیگر ہر قسم کی خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں۔ غلام حسین [illegible] (سندھ)

اعلان نظارت امور عامہ

خاتون بیگم اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب صدیقی نے اپنا مکان واقع محلہ دارالسعۃ اپنے خاوند کے خلاف ایک ڈگری کی رقم کی ادائیگی کے لئے فروخت کرنے کیلئے نظارت امور عامہ کے سپرد کیا ہے۔ مکان پختہ چار کمروں اور برآمدہ پر مشتمل ہے۔ پانی کیلئے نلکا بھی لگا ہوا ہے۔ ایک ہزار روپیہ میں یہ مکان رہن ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب محلہ دارالسعۃ اپنی نگرانی میں نیلام کریں گے۔ خواہشمند احباب مورخہ ۲۵/۹/۳۸ کو بروز اتوار صبح ۷ بجے موقع پر بولی دے سکتے ہیں۔ آخری منظوری نظارت امور عامہ کی ہوگی۔ مکان پر چوبارہ بھی ہے۔ اور ایک عمدہ ہوادار تہ خانہ بھی ہے جو ایام گرمی میں ٹھنڈا رہتا ہے۔ مکان کی تعمیر اہتمام سے کی گئی ہے۔ اور مواد پختہ استعمال کئے گئے ہیں۔ دارالسعۃ کے محلہ کا موقع اسٹیشن کے قریب ہے۔ یہ مکان میں نے دیکھا ہے۔ اچھی عمارت ہے۔

نیز اسکے علاوہ ایک مشین مٹھائی بنانے والی بھی قابل فروخت ہے۔ جو بالکل نئی ہے۔ ناظر امور عامہ

فروخت کتب کیلئے ایک کارکن کی ضرورت

بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان کو اپنی کتب کی فروختگی کے لئے قادیان میں ایک ایسے تجربہ کار مخلص دیانتدار اور ہوشیار آدمی کی ضرورت ہے۔ جو فروخت کتب سے واقفیت رکھتا ہو۔ کمیشن معقول دیا جاویگا۔ ضرورتمند احباب بذریعہ خط وکتابت ناظر صاحب تالیف واشاعت سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

ناظر تالیف واشاعت قادیان

پریم

وہ چال چل کہ عمر خوشی سے کٹے تیری :: وہ کام کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں

ہماری خاندان کے صدری نسخہ جات سے مخلوق خدا کا بہت بھلا ہوا ہے۔ اسلئے میں مخلوق خدا کی بہتری اور بہبودی کیلئے پریم نامی طاقت کی گولیوں کا اشتہار دیتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بوڑھے جوان کمزور طاقتور اور نوجوان شاہ زور بن گئے۔ جوانی کو قائم رکھنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بےنظیر تحفہ ہیں۔ انکے استعمال سے دل و دماغ اعصاب اور معدہ کو طاقت ملتی ہے۔ سرعت کو دور کرنے اور طاقت کو بڑھانے کیلئے اکسیر اعظم ہیں۔ ان گولیوں سے دل کی دھڑکن۔ سر کے چکر آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا۔ اور سستی وغیرہ دور ہوکر فرحت اور زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا اثر دیرپا اور مستقل ہے۔ پوری خوراک قیمت صہ؏ علاوہ محصولڈاک قیمت نمونہ دو روپیہ (نوٹ) اگر فائدہ حاصل نہ ہو۔ تو قیمت واپس دی جائیگی۔

(۱) مولوی محمد صالح صاحب مولوی فاضل امام مسجد حاجی کیمپ کراچی۔ پچاس سالہ بوڑھے حاجی کا اعلان۔ میری عمر پچاس سال ہے۔ میں نے پریم نامی گولیاں استعمال کیں۔ اور چند ہی دنوں میں بہت طاقت محسوس کرنے لگ گیا۔ (۲) داؤد خان ملازم انڈین نیوی جہاز کلاتو (۳) محمد خان ولد نبی بخش جمعدار پولیس منگا پیر (۴) مولوی فاضل عبدالقادر امام مسجد ریاست لس بیلہ (۵) حاجی حجان نمبردار سکنہ گڑاپ کراچی (۶) غلام حسین ملازم جناب سید محبوب شاہ غازی کونسلر (۷) سردار قوم میاں منگل ولد حاجی پیری (۸) لالہ پریتی ل دیوان ولد لالہ وریل مل سیٹھ کراچی (۹) وڈیرا امٹھو خان ولد بجل خان وڈیرا سکنہ لنڈوری ضلع داؤد۔ حکیم نور محمد جراح احمدی کی پریم نامی گولیاں استعمال کیں۔ قابل تعریف ہیں۔ ہم بزرگ اور عزیز بھائیوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی ان پریم نامی گولیوں سے فائدہ اٹھائیں۔ (نوٹ) اسکے علاوہ ناسور۔ داد۔ آتشک۔ بواسیر۔ موہکی پھوڑا۔ اور چنبل وغیرہ کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔

احمدیہ شفاخانہ۔ لی مارکیٹ اڈا منگا پیر نور محمد جراح احمدی ولد مولوی کرم الہی جراح احمدی کراچی شہر

ضرورت ٹیوٹر

دو بچوں کو پرائیویٹ طور پر تعلیم دینے کے ایک ایسے ادھیڑ عمر ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔ جو میٹرک تک کے تمام مضامین۔ انگریزی۔ فارسی۔ حساب وغیرہ کی اچھی طرح سے طیاری کرا سکے۔ ریٹائرڈ ٹیچر کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ یہ جگہ گوندہ میں خالی ہوئی ہے۔ درخواستیں معہ نقول سندات وتصدیق مقامی جماعت جلد از جلد میرے پاس آجانی چاہئیں

ناظر امور خارجہ

احمدی نوجوانوں کی ضرورت

نوجوان احمدی جو کم سے کم اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح جانتے ہوں۔ اگر وہ کپڑا بننا اور پختہ رنگ رنگنا سیکھنا چاہیں اور کم سے کم ایک سال تک برابر اس کام کو محنت سے سیکھیں۔ تو دفتر ناظم تجارت تحریک جدید میں درخواست دیں۔ اگر کافی تعداد ایسے طلباء کی ہوئی اور وہ معاہدہ ایک سال کی تعلیم کا مستقل طور پر کریں گے۔ اور اپنا خرچ بود و باش کا خود اٹھائیں گے۔ تو ایسی تعلیم کے انتظام کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ قادیان کے اور قریب فاصلہ کے لوگ اور ایسے لوگ جو اپنے بچوں کو قادیان میں اپنے انتظام سے رکھ سکتے ہوں۔ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ۱۵ سال سے کم عمر کے ہوں۔ ناظم تجارت تحریک جدید قادیان

فینسی لوسکی

معزز خواتین اور شرفا کیلئے یہ بینظیر ریشمی فینسی لوسکی ہر بچوں کیلئے مہکتا ہوا پھول ہر ایک کو کیفیت خرید اسکی چمک لفریب اسکی لچک دلا دیتی ہے عرض سوداگر۔ قیمت ۵ گز عہ انگز للعہ ۵ گز لے معہ محصولڈاک نوٹ۔ لوسکی مرد کیلئے ہو یا عورت کیلئے مفصل لکھیں عبدالباقی امیر علی کلاتھ مرچنٹس لودیانہ محلہ دیکھفیلڈ گنج۔ کوچہ ۱۱

نئی جوانی

مفت منگوائیے

اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے آپ معلوم کرلینگے کہ آپ جوانی صحت اور تندرستی کو کیسے قائم رکھ سکتے ہیں۔ ہماری بیس سالہ تجربات کا نچوڑ ہے۔ آج ہی منگا لیجئے۔ صرف ایک کارڈ لکھ دیجئے۔

اے بشیر اینڈ کمپنی ریلوے روڈ جالندھر شہر

نصف چندہ

آج ہی فائدہ اٹھایئے

رسالہ تندرستی کی اشاعت بڑھانے کے خیال سے تھوڑے عرصہ کے لئے اس کا چندہ نصف کر دیا گیا ہے۔ مفصل حالات کیلئے نمونہ مفت طلب فرمایئے

منیجر رسالہ تندرستی ریلوے روڈ جالندھر شہر

میتھوفن

مایوس مریض دانتوں کا مسیحا

دنیا بھر کے حکیم اور ڈاکٹروں کا اتفاق ہے۔ کہ بہت سی بیماریاں دانتوں کی خرابی سے لاحق ہوتی ہیں۔ دانت اگر ہلتے ہوں۔ مسوڑھے پھولے ہوئے ہوں۔ اور ان سے خون بہتا ہو۔ منہ سے بو آتی ہو۔ گلا اکثر خراب رہتا ہو۔ زکام بار بار تکلیف دیتا ہو۔ غرض جملہ امراض دندان میں میتھوفن سے بہتر کوئی دوائی آج تک ایجاد نہیں ہوئی۔ خوشذائقہ کم خرچ۔ لاتعداد آدمیوں کے دانت ہمیشہ کے لئے صحیح اور تندرست ہو گئے ہیں۔ تندرست دانتوں اور مسوڑوں میں اس کا استعمال آئندہ جملہ خرابیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ماڈرن میڈیکل سٹور بازار حکیماں لاہور

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

پراگ ۲۰ ستمبر۔ چیکوسلواکیہ کی وزارت کا اجلاس آج پھر ہو رہا ہے تا اس مراسلہ کا مسودہ تیار کیا جائے۔ جو برطانیہ اور فرانس کی متفقہ سفارشات کے جواب میں بھیجا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان سفارشات کو مزید گفت و شنید کی بنیاد تسلیم کر لیا جائے گا۔ اس وقت تک انیس اضلاع میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ انتہا پسند اخبار برطانیہ و فرانس کے متفقہ فارمولا کو توہین آمیز قرار دے رہے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ ان کو منظور کرنے کے بجائے لڑ کر تباہ ہو جانا زیادہ اچھا ہے۔

ٹوکیو ۲۰ ستمبر۔ جمعیتہ اقوام نے چین و جاپان کے مابین صلح کرانے کے لئے جو فارمولا پیش کیا ہے اس پر غور کرنے کے لئے وزارت کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اغلب خیال یہی ہے کہ اسے مسترد کر دیا جائے گا۔

شیلانگ ۲۰ ستمبر۔ آسام کی وزارت میں جو الجھن پیدا ہو گئی تھی۔ وہ اب دور ہو گئی ہے۔ چنانچہ کانگرس کولیشن وزارت نے آج حلف وفاداری لیا پانچ ہندو اور تین مسلمان وزیر ہونگے

بمبئی ۲۰ ستمبر۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ نوجوانوں کو ہندوستانی زبان سکھانے کے لئے تمام سکولوں میں ہندی رائج کی جا رہی ہے۔ جو اپر پرائمری سکولوں میں تین سال تک لازمی طور پر پڑھائی جائے گی۔ تعلیم کا انتظام دیوناگری اور اردو دونو رسم الخط میں ہو گا۔ ذریعہ تعلیم حسب سابق مادری زبان ہی رہے گی۔

شملہ ۲۰ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ایک ہندو ممبر نے سوال کیا کہ فوج کی ادنیٰ ملازمتوں میں ہندو کیوں بھرتی نہیں کئے جاتے۔ کمانڈر انچیف نے کہا۔ کہ یہ بات صحیح نہیں۔ ہندو خود بھرتی ہونا پسند نہیں کرتے۔ تاہم اس سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ کہ انہیں کس طرح بری و بحری فوج میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

بمبئی ۲۰ ستمبر۔ حکومت کی طرف سے اسمبلی میں عنقریب ایک بل پیش کیا جائیگا جس کا منشاء یہ ہے کہ دیوالی کے موقعہ پر کوئی شخص آتشبازی اور پٹاخے وغیرہ نہ چلائے۔ اسی طرح دوسرے تیوہاروں پر جن غیر ملکی اشیاء پر روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ ان کی خرید و فروخت بھی ممنوع قرار دیدی جائے گی۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ بہت سے اخبارات نے اس افواہ کی تصدیق کی ہے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ عنقریب ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ سر جان سائمن سنبھالیں گے۔

برلن ۲۰ ستمبر۔ روس کے ڈکٹیٹر کے جواب میں جنرل گورنگ نے اعلان کیا ہے کہ روس کی دھمکیاں ہمیں خوفزدہ نہیں کر سکتیں۔ چیکوسلواکیہ میں بسنے والے جرمنوں کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ اور اس فرض کی ادائیگی کے رستہ میں روک پیدا کرنے والے کو کچل دیا جائے گا۔ ہم روس کے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اگرچہ بغیر مجبوری جنگ میں کودنا پسند نہیں کرتے۔

بمبئی ۲۰ ستمبر۔ یہ افواہ زوروں پر ہے کہ عنقریب گاندھی جی پھر کانگرس میں شریک ہو کر سیاسی رہنمائی کرینگے لیکن کانگرس کے ذمہ دار لیڈروں کی طرف سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

پاکپٹن ۲۰ ستمبر۔ یہاں احرار کا جلسہ ہونے والا تھا۔ اور عطاء اللہ بخاری صاحب بھی اس میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ لیکن مسلمانوں نے لوگوں کو اس میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے پکٹنگ کیا۔

لاہور ۲۰ ستمبر۔ نواب صاحب کالاباغ پر ان کے بنگلہ میں قاتلانہ حملہ کے الزام میں پیر صاحب مکھڈ اور سات اور اشخاص پر جو مقدمہ چل رہا تھا۔ سیشن جج نے آج اس کا فیصلہ سنا دیا۔ صرف ایک ملزم بری ہوا۔ اور باقیوں کو چھ چھ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ پیر صاحب کو اے کلاس میں رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔

شملہ ۲۰ ستمبر۔ مہاراجہ بیکانیر کی اس پیشکش کے بعد کہ اگر برطانیہ کو جنگ میں کودنا پڑا۔ تو وہ اپنی تمام فوج اور دیگر فوجی رسائل اس کی مدد کے لئے وقف کر دیں گے۔ دس اور والیان ریاست نے بھی یہی پیشکش کی ہے۔

لاہور ۲۰ ستمبر۔ ایک کانگرسی نوجوان کو میڈیکل کالج آف کامرس میں اس وجہ سے داخل نہیں کیا گیا تھا۔ کہ وہ کھدر کے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ اور مقررہ یونیفارم پہننے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر تعلیم نے کہا۔ کہ یہ یونیفارم ضروری ہے اور اس سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا یہ کپڑا جس سے وردی بنائی جاتی ہے کالج ہی کی کوآپریٹو سوسائیٹی مہیا کرتی ہے۔

مدراس ۲۰ ستمبر۔ ایک ممبر نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں یہ ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ برما کے چاولوں۔ پٹرول اور دوسری اشیاء کا بائیکاٹ کیا جائے کیونکہ وہاں کی حکومت نے ہندوستانیوں سے انصاف نہیں کیا۔ اور فسادات میں ان کی کوئی مدد نہیں کی۔

مونگھیر ۲۰ ستمبر۔ گاؤکشی کے جرم میں جموئی کے ۲۷ مسلمانوں پر جو مقدمہ چل رہا تھا۔ حکومت نے غیر مشروط طور پر اسے واپس لے لیا ہے۔

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ کل بالی ریلوے سٹیشن کے قریب ایک مسافر نے پسنجر ٹرین میں سے جب کہ وہ چل رہی تھی۔ پاس سے گزرنے والی پنجاب میل پر ایک بم پھینکا۔ جس سے دھماکا تو بہت ہوا۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کٹک ۲۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریلوے لائن پر بھاری پتھر رکھ کر ایک مسافر گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن صرف انجن کے اگلے حصہ کو نقصان پہنچا۔ باقی خیریت رہی۔

بنارس ۲۰ ستمبر۔ گاندھی آشرم نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان میں کھدر کے کام پر ۲۴ لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے اور اس کے ذریعہ ۳½ لاکھ آدمی اپنی روزی کما رہے ہیں۔ اس کے برعکس ملوں میں کروڑوں روپیہ کا سرمایہ لگا ہوا ہے مگر ان میں بھی قریباً اتنے ہی آدمی کام کرتے ہیں۔

برلن ۲۰ ستمبر۔ چیکوسلواکیہ کے جرمن نقل مکانی کر کے جرمنی جا رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک اسی ہزار جا چکے ہیں۔

رنگون ۲۰ ستمبر۔ مولوی محمد رحمت اللہ صاحب کی تصنیف "بدھ دھرم کے متعلق انکشاف" کو حکومت برما نے ضبط کر لیا ہے یہی وہ کتاب ہے جسے بناء فساد بتایا جاتا ہے۔ گورنر برما نے آرمی کور آف کلرک کی بھرتی کا بھی حکم دیا ہے۔

شملہ ۲۰ ستمبر۔ مرکزی اسمبلی کا اجلاس آج غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا مسلم عورتوں کو طلاق حاصل کرنے کا حق دیئے جانے کے متعلق مسٹر کاظمی کا بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے ایجادات اور ڈیزائن کے تحفظ کے بل کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کی۔

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں طلباء کے لئے سیاسی مظاہروں میں حصہ لینے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے آج تمام کالجوں نے ہڑتال کی۔

جنیوا ۲۰ ستمبر۔ آج مجلس اقوام میں برطانوی نمائندہ نے تجویز پیش کی۔ کہ شہری آبادی پر بمباری کے طریق کو ناجائز قرار دیا جائے۔ فرانسیسی مندوب نے اس کی تائید کی۔

...عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی